ماضی، حال اور مستقبل سے نکاح کا تعلق

(فرمودہ ۲۹- جولائی ۱۹۲۲ء) [1]

خطبہ مسنونہ پڑھنے کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے فرمایا :-

ہر ایک امر جو دنیا میں ہوتا ہے اس کا تین زمانوں سے تعلق ہوتا ہے- اول ماضی ہے دوم حال ہے سوم استقبال ہے- جو کام بھی ہوگا وہ کسی پچھلے کام کا نتیجہ ہوگا اور اب بھی اس کا کچھ اثر ہوگا- اور آئندہ بھی اس کا نتیجہ ملے گا- تمام کاموں میں سے زیادہ اہم نکاح کا معاملہ ہے جس کا تینوں زمانوں سے تعلق ہے اس لئے کہ اس میں تینوں زمانوں کی طرف توجہ دلائی گئی ہے- ماضی کی طرف تو اس آیت میں توجہ دلائی ہے کہ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّ خَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَ بَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِیْرًا وَّ نِسَآءً ۚ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَ الْاَرْحَامَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَیْكُمْ رَقِیْبًا ○ [2] یہ ماضی بھی اتنا لمبا کہ فرمایا آدم کے وقت سے نظر ڈالو اور اس وقت سے غور کرتے کرتے اپنے زمانہ تک پہنچو- اس کے بعد حال کی طرف اس آیت میں توجہ دلائی- یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ قُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا ○ یُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَ یَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَ مَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِیْمًا ○ [3] تمہارا حال یہ ہو کہ تم قول سدید کہو- پھر استقبال کی طرف اس آیت میں توجہ دلائی یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ لْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ۚ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ○ [4] خطبہ نکاح میں یہ تینوں آیتیں پڑھی جاتی ہیں- اور تینوں آیتوں کا تینوں زمانوں سے تعلق ہے ایک میں بتایا کہ تمہاری ابتداء کس

طرح ہوئی اور دنیا کس طرح چلی اور اس کے آگے کیا نتائج پیدا ہوئے اور ان سے کیسے دکھ سکھ پیدا ہوئے۔ پہلوں پر نظر کرو کس طرح ایک جوڑے سے ہزاروں آدمی پیدا ہوئے اور اس سے یہ بھی ظاہر ہے کہ مصائب اور مشکلات ہوتی ہیں مگر ان سے فوائد بھی حاصل ہوتے ہیں۔

اس آیت سے نکاح کی ضرورت معلوم ہوئی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ بعض نکاح اس قسم کے بھی ہوتے ہیں کہ ان کی نسل سے دنیا پُر ہو جاتی ہے جیسا کہ نفس واحدہ سے اس قدر دنیا میں آدمی پھیل گئے۔ پچھلے زمانہ پر غور کرنے سے تیسری بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ آپس کے تعلقات ترقیات میں مد ہوتے ہیں۔ ہم نہ ہوتے اگر رشتہ داریاں نہ ہوتیں، انسان بیمار ہوتا ہے بیوی سردی گرمی کا خیال رکھتی ہے اور اس کے موافق لباس وغیرہ کا انتظام کرتی ہے اور مناسب وقت پر غذا اور دوائی دیتی ہے اگر بیویاں نہ ہوں تو کئی انسان بیماری کی حالت میں گرمی یا سردی سے مرجائیں اور ان کو کوئی پانی دینے والا نہ ہو۔ پھر بچے پیدا ہوتے ہیں اگر ماں باپ نہ ہوں تو وہ چلّاتے چلّاتے مرجائیں۔ پھر کہیں بہن بھائی اور دوست ہوتے ہیں جو بیماری میں انسان کے کام آتے ہیں اور دوست بھی قرابت داری میں شمار ہوتے ہیں۔ اگر یہ تعلقات نہ ہوتے تو انسان کا کیا انجام ہوتا۔ کئی لوگ اس قسم کے ہوتے ہیں کہ ان کے پاس کھانے کے لئے ایک دانہ نہیں ہوتا مگر ان کے رشتہ دار ان کی مدد کرتے ہیں پس ہزاروں خاندان ہیں جو قرابت کی مدد سے بچے ہوئے ہیں۔ اس سے ثابت ہوا کہ موجودہ دنیا رشتہ داری کا نتیجہ ہے۔

پہلوں نے درخت لگائے ہم اس کا پھل کھا رہے ہیں اور ہم درخت لگائیں گے تو اس سے آئندہ نسلیں پھل کھائیں گی۔ مشہور ہے کہ ایک بوڑھا زمیندار ایک درخت لگا رہا تھا۔ بادشاہ پاس سے گزرا اور اس سے پوچھا کہ تم یہ درخت کیوں لگاتے ہو تمہیں اس سے کیا فائدہ یہ تو دیر میں پھل دے گا اور اس وقت تم نہ ہوگے۔ زمیندار نے کہا بادشاہ سلامت پہلوں نے درخت لگائے ان کے پھل ہم کھا رہے ہیں ہم لگائیں گے ان کے پھل ہماری آئندہ نسلیں کھائیں گی۔ اس پر بادشاہ نے "زِہ" کہا۔ جس کا یہ مطلب تھا کہ اسے یہ بات پسند آئی ہے اور اس پر انعام دیا جائے۔ خزانچی نے چار ہزار درہم کی تھیلی انعام دی۔ زمیندار نے کہا بادشاہ سلامت دیکھئے میں ابھی درخت لگا ہی رہا ہوں کہ اس نے مجھے پھل دے دیا۔ بادشاہ نے پھر "زِہ" کہا اور خزانچی نے چار ہزار درہم اور دے دیئے۔ پھر اس نے کہا بادشاہ سلامت لوگوں کے درخت تو سال میں ایک بار پھل دیتے ہیں مگر میرے درخت نے تھوڑی دیر میں دو دفعہ

پھل دیئے۔ بادشاہ نے اس پر بھی انعام دیا اور کہا یہاں سے چلو یہ بڈھا تو ہم کو لوٹ لے گا۔
۵

بات یہ ہے کہ ہمیں جن چیزوں سے آرام پہنچ رہا ہے ان کے متعلق پہلوں نے تکلیفیں اٹھائی ہیں۔ لاکھوں موجد ہیں جو بڑی محنت سے ایک ایجاد کرتے ہیں مگر دوسرے ان سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ موجد یورپ اور امریکہ کے ہی لوگ نہیں۔ ہزاروں لوگ ہیں جو ہر وقت ایجادوں میں مصروف ہیں مگر لوگ ان کا نام بھی نہیں جانتے۔ یہ ایک نکتہ ہے کہ پچھلوں کی قربانی سے ہم فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ اور ہر ایک شخص کا فرض ہے کہ وہ آئندہ نسلوں کے آرام کا خیال رکھے ورنہ گزشتہ زمانے کے لوگوں سے نمک حرامی ہوگی اگر ہم اپنے ہی نفس کے سکھ کا خیال رکھیں اور آئندہ نسلوں کے فائدے کو نظرانداز کردیں۔

اس سے نتیجہ یہ نکلا کہ انسان کو حال کی بھی فکر چاہئے۔ اور وہ یہ کہ قُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا۔ پر عمل کیا جائے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے قول سدید اختیار کرو۔ یعنی تمہارے اقوال و اعمال میں صداقت ہو۔ ان میں ٹیڑھا پن نہ ہو۔ تمہاری حالت قول و عمل میں کجی نہ ہو بلکہ صداقت سے پُر ہو۔ ایسا قول نہ ہو جس میں خرابیاں ہوں بلکہ ایسا ہو جو خرابیوں سے پاک ہو۔ قول کے معنی عمل کے بھی ہیں۔ مثلاً احادیث میں نبی کریم ﷺ کے غسل کے ذکر میں آتا ہے کہ رسول کریم ﷺ نے قَالَ بِیَدِہٖ ۶ اپنے ہاتھ سے کہا اور ہاتھ سے کہنے کے یہ معنے ہیں کہ آپ نے ہاتھ سے پانی ڈالا۔ تو عربی زبان کے مطابق قُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا کے یہ معنے بھی ہوئے کہ اِعْمَلُوْا عَمَلًا سَدِیْدًا اور قول بمعنی بات چونکہ ادنیٰ چیز ہے اور لوگ عموماً اس کی پرواہ کم کرتے ہیں اور یونہی بعض باتیں منہ سے نکال دیتے ہیں جو ان کے دل میں نہیں ہوتیں۔ اس لئے فرمایا کہ جب اپنے قول میں سداد پیدا کرو گے تو عمل میں سداد خود بخود پیدا ہو جائے گا۔ درحقیقت قول کا لفظ دل کے لئے بھی آتا ہے کہ جو بات دل میں پیدا ہو اس کو قول کہتے ہیں اس لئے اس کے معنے ہوئے کہ پہلے دل کی اصلاح کرو۔

پھر اصلاح بھی کئی قسم کی ہوتی ہے ایک اصلاح تو ایک محدود وقت کے لئے ہوتی ہے مگر فرماتا ہے کہ تم اس قسم کی اصلاح کرو کہ تمہارا اثر آگے تک پہنچے۔ تم پر ہی یہ معاملہ ختم نہ ہو جائے تم دوسروں کے لئے روک نہ بنو بلکہ ایسے بنو کہ وہ آگے گزر جائیں۔ چنانچہ فرمایا وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ۔ اگلوں کے لئے راستہ صاف کرو جس طرح انہوں نے

تمہارے لئے راستہ صاف کیا اسی طرح تم اپنے حال سے فائدہ اٹھا کر ایسے کام کرو کہ آئندہ آنے والوں کے لئے راستہ صاف کیا جائے۔

ان تین باتوں اور تین زمانوں سے سبق لو۔ نکاح کے متعلق یہ تینوں باتیں اہم ہیں۔ اگر لڑکی یا لڑکے والے فتنہ کریں تو اس کا نتیجہ اچھا نہیں ہو سکتا۔ لڑکے والوں کی کوشش ہوتی ہے کہ لڑکی اپنے رشتہ داروں سے نہ ملے۔ اور لڑکی والے لڑکے کو اس کے ماں باپ سے چھڑانے کی فکر میں ہوتے ہیں۔ حالانکہ سوچنے کی بات یہ ہوتی ہے کہ اگر ان کے پہلے بھی اسی طرح کرتے اور لڑکی اور لڑکے کے متعلق ہر روز فتنے کھڑے رہتے تو یہ کس طرح پیدا ہو جاتے پس جب پچھلوں کے تعلقات کا نتیجہ ہم ہیں تو ہم کیوں وہ کام کریں جو آئندہ آنے والوں کے لئے مشکلات کا باعث ہو۔ اگر تم اپنے تعلقات کو پاک اور فتنوں سے دور رکھو تو آئندہ نسلوں کے لئے عمدہ نتائج پیدا ہو سکتے ہیں۔ شادی کی غرض اچھی اولاد پیدا کرنا ہے اور یہ اچھے تعلقات ہی کے باعث اچھی ہو سکتی ہے۔ یورپ کے لوگ شادی کرتے ہیں کہ ان کے اولاد پیدا نہ ہو مگر وہ نہیں سوچتے کہ اگر ان کے والدین بھی اسی خیال کے ہوتے تو وہ کس طرح پیدا ہو جاتے پس اس سلسلہ کو آگے چلاؤ اور اپنے وجود سے اس میں رکاوٹ کا باعث نہ بنو۔

(الفضل ۲۱۔ ستمبر ۱۹۲۲ء صفحہ ۵،۶)

۱؎ الفضل سے فریقین کا تعین نہیں ہو سکا

۲؎ النساء : ۲

۳؎ الاحزاب : ۷۱، ۷۲

۴؎ الحشر : ۱۹

۵؎

۶؎ بخاری کتاب الغسل باب المضمضۃ والاستنشاق فی الجنابۃ